بفیض روحانی
نمونۂ شدت
حضرت عمرو
اعلیحضرت خلیفہ
و مظہر اعلی
حضرت امام
المناظرین شیر
بیشۂ سنت الشاہ مفتی
حشمت علی خان
قادری رضوی رضی
المولیٰ عنہ



جنوری
۲۰۲۲
(Jan-2022)

ماہنامہ حشمت ضیا

سنیت کا کام کریں گے فتاویٰ رضویہ عام کریں گے

مدیر : عبید حشمت علی
تزئین کار : محمد سہیل رضا حشمتی
(عرب شریف)

آر این آر آرٹس گلبرگہ

ماہنامہ
حشمت ضیا
جنوری ۲۰۲۲ء

مدیر

عبید حشمت علی غفرلہ

تزئین کار

محمد سہیل رضا حشمتی غفرلہ القوی

(عرب شریف)

بفیضِ رُوحانی

غازیٔ اہل سنت محبوب ملت حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابوالظفر محب الرضا **محمد محبوب علی خان** قادری رضوی رضی المولیٰ عنہ

ثم

خلیفۂ مظہر اعلیٰ حضرت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت قطب بمبئیٔ **حضرت حاجی احمد عمر ڈوسا حشمتی** علیہ الرحمہ

زیر سایۂ کرم

شہزادۂ مظہر اعلی حضرت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، شیر ہندوستان، **حضرت علامہ مفتی ادریس رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

شہزادۂ مظہر اعلی حضرت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، مفتی اعظم پیلی بھیت **حضرت علامہ مفتی معصوم رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

شہزادۂ مظہر اعلی حضرت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، صاحب کشف و کرامت، جنید زماں **حضرت علامہ مفتی ناصر رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

نبیرۂ مظہر اعلی حضرت محقق عصر، رئیس التحریر **حضرت مفتی فاران رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

فہرست

نوٹ: تمام مشمولات کی صحت ودرستگی پر مجلس ادارت کی گہری نظر رہتی ہے پھر بھی اگر کوئی شرعی غلطی راہ پاجائے توآگاہ فرماکر اجر کے مستحق بنیں۔ ان شاءاللہ تعالی کسی قریبی شمارے میں تصحیح کردی جائیگی۔

نعت شریف

غم ہو گئے بے شمار آقا

از– سرکار اعلی حضرت رضی المولیٰ عنہ

غم ہو گئے بے شمار آقا
بندہ تیرے نثار آقا

گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی
ڈوبا ڈوبا، اتار آقا

بگڑا جاتا ہے کھیل میرا
آقا آقا سنوار آقا

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے
میں وہ کہ بدی کو عار آقا

منجدھار پہ آکے ناؤ ٹوٹی
دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا
دے دے ایسی بہار آقا

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری
للہ یہ بوجھ اتار آقا

جس کی مرضی خدا نہ ٹالے
میرا ہے وہ نامدار آقا

ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ
بھاری ہے ترا وقار آقا

ہے ملکِ خدا پہ جس کا قبضہ
میرا ہے وہ کامگار آقا

مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے
تم کو تو ہے اختیار آقا

سویا کیے نابکار بندے
رویا کے زار زار آقا

میں دور ہوں تو تم ہو مرے پاس
سن لو میری پکار آقا

ان کے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں
ایسے ایسے ہزار آقا

مجھ سا کوئی غم زدہ نہ ہو گا
تم سا نہی غم گسار آقا

اتنی رحمت **رضاؔ** پہ کر لو
لا یقروبہ البوار آقا

رد عقلیت

از- امام المتکلمین علامہ نقی علی خان قادری رضی المولیٰ عنہ

فرقۂ اولیٰ نے اپنی عقل ناقص کو امام بنایا ہے اور زعم فاسد میں عقل کل بن بیٹھا ہے۔ مسئلہ جبر و قدر۔ اور مشاجرات صحابہ۔اور ان کے امثال میں دخل بے جا۔اور آیات متشابہات و احکام غیر معقول المعنی۔اور خدا کی باریک حکمتوں میں۔ اور اسرار میں جن کا سمجھنا ہرکس و ناکس کا کام نہیں فکر بیہودہ کرتے ہیں۔ اور جو بات سمجھ میں نہیں آتی اس سے صاف منکر ہو جاتے ہیں۔

ہر چند کہ عقل مدار تکلیف اور انسان و دیگر انواع حیوان میں مابہ الامتیاز ہے۔ مگر افراد انسانیہ اس میں متفاوت۔عقل انبیا علیہم السلام عقل عوام سے بالبداہۃ ازید و اکمل ہے۔ بلکہ عوام میں بھی تفاوت بین۔خصوصاً جب اس کے ساتھ علم و تجربہ بھی شامل ہو۔ ایسے شخص کی بات دوسرے واجب التسلیم اور اس کے کام میں دخل دینا فضول سمجھتے ہیں۔

لہٰذا طبیب کے کہنے پر بلا دریافت مزاج و خاصیت دوا۔ اور بدوں تشخیص مرض بے تامل عمل کرتے ہیں۔اسی طرح نور نبوّت کے حضور سر جھکا دیں۔ جو ارشاد ہو بے چوں چرا بجا لاویں۔ اپنی عقل کو دخل نہ دیں اور جو نہ بتایا اس کی فکر میں نہ پڑیں کہ نہ بتانا بھی حکمت ہے گو سمجھ میں نہ آئے۔ وہ حکیم مطلق ہے۔ فضول و عبث کو اس کے سرا پردۂ حکمت کے پاس گزر نہیں۔

والله يعلم و انتم لاتعلمون

ترجمہ: اور اللہ جانتا اور تم نہیں جانتے۔

کس تصریح سے فرماتے ہیں ہم جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔ اسی جگہ سے کہتے ہیں "لا ادری" آدھا علم ہے۔

وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

ترجمہ: اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

یہ آیت صاف صریح خبر دیتی ہے کہ دانش مند ایسی باتوں میں جو شرع نے نہ بتائیں خوض نہیں کرتے۔اور انہیں اس حیثیت سے کہ مولی کی باتیں ہیں مانتے ہیں۔اگرچہ عقل ان کی حقیقت نہ دریافت کرے۔ شیطان نے حکم الٰہی میں دخل دیا۔ کہ آدمی خاک اور میں آگ سے پیدا ہوا۔ مجھے اس کے سامنے جھکنا زیب نہیں دیتا۔اس حال کو پہونچا۔

احکام غیــر معقول المعنی کی ایک حکمـت:

علماء فرماتے ہیں:۔

احکام غیر معقول المعنی میں کچھ حکمت نہ ہو،یہی کافی ہے۔کہ کون بندہ خالص ہمارا حکم اس نظر سے کہ ہمارا حکم ہے مانتا ہے۔ اور کون سرکش متمرد شیطان کی طرح چون و چرا کرتا ہے۔ جس نے عقل کو مدار شرع ٹھرایا۔کہ جس بات کو عقل اس کی نہ پہونچے شک اور تردد کو جگہ دے وہ بندہ عقل اور شیطان کا ساتھی ہے۔

توحید و رسالت کے دلائل دیکھے اور خدا و رسول پر کامل حاصل کرے۔اس وقت کوئی شک و تردد نہ رہے گا۔اور جو کچھ پیغمبر نے مالک حقیقی کی طرف سے پہونچایا بے تردد و تشویش قبول کرے گا۔

جس عامی کا ایمان ناقص اور خدا و رسول پر یقین کامل نہیں۔ شیطان اسے سادہ لوح اور احمق پاکر مسئلہ جبر و قدر و آیات متشابہات، و حقیقت روح و عدد مؤکلان دوزخ و مشاجرات صحابہ و مسح سرورمی جمار کے بھید اور اسی قسم کے احکام و اسرار کے حوض میں مبتلا کرتا ہے۔ تاکہ الحاد و زندقہ و جبر و قدر و خروج و رفض و تشبیہ و تعطیل کی کھائی میں ھلاک کرے۔ وہ نادان اس کے دام فریب میں آکر ان باتوں میں فکر بیہودہ کرتا ہے۔

قہر تو یہ ہے۔ جب کوئی صنعت انسانی سمجھ میں نہیں آتی، کہتا ہے: صانع کے کمال میں شک نہیں۔گو میں بدوں اس کے کہ

مدت تک اس کی شاگردی کروں۔اور شروع سے حسب قاعدہ سیکھوں حقیقت اس صنعت کی کما ینبغی نہیں دریافت کر سکتا۔اور اسرار شرعیہ کی نسبت اسقدر اعتقاد بھی گوارا نہیں۔

جو اسرار شریعت و حقائق طریقت، علما و مشائخ نے ہزار ریاضت تخلیہ کے بعد حاصل کئے۔ بایں عقل و دانش بلا محنت و مشقت سمجھا چاہتا ہے۔ اور ان کے ساتھ ایسے امور میں بھی کہ اولیائے رحمت و مجتہدین ملت کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ دست اندازی کرتا ہے۔

اگر شوق ادراک ہے، علوم دین کی تحصیل میں کوشش اور مجاہدہ و ریاضت میں سعی کر اس سے بہت بھید منکشف ہو جاویں گے۔ اور جو قابل انکشاف نہیں ان کی نسبت یہ اعتقاد جم جاوے گا کہ یہ اسرار میری سمجھ سے ورا ہیں۔یہ کیا ضرور ہے کہ خدا کے سب بھید اور اس کے سب احکام کے اسرار مجھے معلوم ہو جاویں۔ بلکہ نہ معلوم ہونا ضروری ہے۔ ورنہ علم الہی سے ایک طرح کی مساوات لازم آوے۔

انسان اللہ تعالیٰ کے سب افعال و احکام کی۔۔۔۔۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر افعال خضر اور اقوال چوپان کی حقیقت کو نہ پہونچے۔ ہر کس و ناکس خدا کے سب افعال و احکام کے بھید کب سمجھ سکے جو میوہ حضرت مریم کو عطا ہوا، زکریا علیہ السلام کو زبان تک مزا اس کا نہ پہونچا۔اور جو سر ابو البشر علیہ السلام پر ظاہر ہوا، ملائکہ کرام باوجود تجرد تام اس سے آگاہ نہ ہوئے۔ آخر بہزار عجز قصور فہم کا اعتراف کیا۔

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَاؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ۝

ترجمہ: پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی چند مخلوقات کے عجائب:

اے عزیز! اس کی ادنیٰ مخلوق میں اس قدر عجائب و غرائب اور حکمتیں اور اسرار مودع ہیں کہ نفوس قدسیہ اور عقول کاملہ۔کہ ظلمات مادیہ اور کدورات جسمانیہ سے منزہ ہیں، ادراک سے قاصر، اور دانایان عالم اور عقلائے جہاں ان کے دریافت سے عاجز۔

زہے صنع نہاں و آشکارا

کہ کس راجز خموشی نیست یارا

چیونٹی جسے تو اضعف مخلوقات اور احقر موجودات جانتا ہے بزبان حال کہتی ہے۔

اے غافل نقاش ازل کی حکمت و صنعت مجھ میں دیکھ۔کہ مجھ جیسی نا چیز باوجود صغر جثہ ہاتھ پاؤں عنایت کئے۔اور اس چھوٹے سر میں بہت غرفے بنائے کسی میں قوت ذائقہ اور کسی میں باصرہ رکھی۔اور جو چیزیں تحصیل غذا اور عقل و ہضم کے لئے درکار ہیں سب عنایت فرمائیں۔ وہ ناک مجھے دی کہ دور سے ہر چیز کی بو سونگ لیتی ہوں۔ اور وہ قدرت مجھے بخشی کہ جس جگہ تو کھانا رکھتا ہے پہونچ کر بفراغ خاطر نوش کرتی ہوں۔تو زراعت کرتا ہے میں کھاتی ہوں۔ تو نفیس کھانے پکاتا ہے میں نوش کرتی ہوں۔ تو تمام عالم کو اپنے لئے مخلوق جانتا ہے اور میں کہتی ہوں خدا نے تجھ سی مخلوق بے نظیر کو میری خدمت کے لئے پیدا کیا۔

اسی طرح ہر مخلوق اس کی صفت و ثنا کرتی ہے۔ اور کمال صنعت و حکمت کی گواہی دیتی ہے۔ مگر سننے والا اور سمجھنے والا کہاں؟

وہ خود فرماتا ہے:

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ

ترجمہ: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔

ایک ہری لکڑی سے آگ نکلتی ہے۔ اور باوجود حرارت و یبوست طبعی کے اسے خشک نہیں کر سکتی۔ اور باہر نکلنے کے بعد جلا دیتی ہے۔جذبِ مقناطیس و اسہال ثمانیہ کے سبب میں سب عقلا حیران۔اور شمع و پروانہ، و گل و بلبل

کے معاملے میں ایک عالم متحیر۔عقل کیا چیز ہے کہ حکیم مطلق کی سب حکمتیں اور اس کے سب احکام کہ بھید کما ینبغی دریافت کر سکے۔

عقل کی ذمہ داری کیا ہے؟

عقل کا کام ان احکام میں یہ ہے۔کہ کان لگا کر سنے کیا حکم آتا ہے۔اور طریق تعمیل کیا ہے۔نا یہ کہ کیوں حکم دیا۔اور اس میں کیا فائدہ ہے؟

جو خوان نعمت پاوے اور اس فکر میں پڑے۔کہ یہ کھانا کس طرح اور کس جگہ اور کس برتن میں پکا۔ یہاں تک کہ لوگ کھا جاویں۔اور وہ منہ دیکھتا رہ جاوے۔ اس سے زیادہ احمق کون ہے؟

زیں خرد بے گانہ می باید شدن

دست در دیوا نگی باید زدن

آز مودم عقل دور اندیش را

بعد زیں دیوانہ خوانم خویش را

اظہر اشیاء اپنی ذات و صفات ہیں۔ اور علم انکا حضوری۔ مگر حقیقت و ماہیت ان کی عوام کو معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ اکابر علمائے میزان نے بھی تحدید اعیان عسیر سمجھی۔

عیاں نہ شد کہ چرا آمد کجا بودم

دریغ و درد کہ غافل ذکار خویشتنم

بھلا جس عقل پر اعتماد کرتا ہے اس کی حقیقت بتا کیا ہے؟ جب وہ اپنی حقیقت نہیں جانتی خدا کی باریک حکمتیں کب جانے گی۔

خواجہ ابو القاسم فرماتے ہیں:

جو اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے جہل مرکب میں مبتلا ہے۔کہ کچھ نہیں جانتا آپ کو دانا سمجھتا ہے۔خصوصاً امر دین میں اسے حاکم ٹھرانا۔ اور جس امر شرعی کو عقل اپنی ادراک نہ کرے نہ ماننا۔ حکم شاہی بدوں منظوری اس کے ادنٰی نوکر کے رد کرنا۔عقل کیا چیز ہے کہ حکم خدا و رسول میں دخل دے۔

مصطفٰی اندر میاں آنگہ کسے گو ید باعقل

آفتاب اندر جہاں آنگہ کسے جو ید سہا

صوفیاء کرام فرماتے ہیں:

مراد عقل اوّل سے جس کی نسبت "اوّل ما خلق اللہ العقل" واردے حقیقت محمدی اور روح مبارک اس جناب کی ہے۔ کہ عالم قدس میں مربی ارواح تھے اور جوہر بدن سے متعلق ہوکر ہدایت و ارشاد عالم میں مشغول ہوئے۔ پس عقول انسانیہ اس عالم اور اس عالم میں اسی فیض حاصل کرتی ہیں۔ جیسے زرے آفتاب سے کہ جب وہ نکلتا ہے یہ چمکتے ہیں۔ اور ظاہر کہ عکس اصل سے معارض نہیں ہوتا۔ اسی لئے ہزاروں عقلا نور نبوّت کے معارضہ سے عاجز آئے۔

وہب ابن منبہ کہتے ہیں:

میں نے اکہتر کتابوں میں لکھا دیکھا۔ کہ عقل سارے جہان کی عقل محمدی سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک دانہ ریت کا ریگستان دنیا سے۔

(ھدایۃ البریۃ الی الشریعۃالاحمدیہ)

☆☆☆☆☆☆

رقص اصفیا

از: مجدد اعظم دین و ملت امام اہلسنت سرکار اعلی حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی المولیٰ عنہ

رقص میں بھی دو صورتیں ہیں: اگر بیخودانہ ہے تو سلطان گیر وخراج ازخراب (اس لئے کہ بادشاہ کسی غیر آباد اور ویران زمین میں کسی سے ٹیکس نہیں لیتا۔) وہ کسی طرح زیر حکم نہیں آسکتا، اور اگر بالاختیار ہے تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں اگر تثنی وتکسر کے ساتھ ہے تو بلاشبہہ ناجائز ہے۔تکسر لچکاتثنی توڑا یہ رقص فواحش میں ہوتے ہیں اور ان سے تشبہ حرام۔ اور اگر ان سے خالی ہے تو اہل بیعت کو مجلس عالم ومحضر عوام میں اس سے احتراز ہی چاہئے، کہ ان کی نگاہوں میں ہلکاہونے کا باعث ہے۔اور اگر جلسہ خاص صالحین و سالکین کا ہو تو داخل تواجد ہے۔ تواجد یعنی اہل وجد کی صورت بننا، اگر معاذاللہ بطور ریا ہے تو اس کی حرمت میں شبہ نہیں کہ ریا کے لئے تو نماز بھی حرام ہے۔اور اگرنیت صالحہ ہے تو ہر گز کوئی وجہ ممانعت نہیں، یہاں نیت صالحہ دو ہوسکتی ہیں ایک عام یعنی تشبہ بصلحائے کرام۔

ان لم تکونوا مثلهم فتشبهوا ان التشبه بالكرام فلاح

(اگر تم ان کی مثل نہیں ہو تو پھر ان سے مشابہت اختیار کرو کیونکہ شرفاء اور معزز لوگوں سے تشبہ کا میابی کا ذریعہ ہے۔)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من تشبه بقوم فهو منهم۔

جو کسی قوم سے تشبہ کرے گا وہ انھیں میں سے ہے۔

دوسری حدیث میں ہے:

ان لم تبکوا فتباکوا۔

رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔

دوسری نیت طالبان راہ کے لئے وجد کی صورت بنائے کہ حقیقت حاصل ہوجائے نیت صادقہ کے ساتھ بتکلف بننا بھی رفتہ رفتہ حصول

حقیقت کی طرف منجر ہوجاتاہے۔امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں :

التواجد المتكلف فمنه مذموم يقصد به الرياء ومنه محمود وهو التوسل الى استدعاء الاحوال الشريفة واكتسابها واجتلابها بالحيلة فان للكسب مدخلا فى جلب الاحوال الشريفة ولذٰلك امررسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم من لم يحضره البكاء فى قراء ة القراٰن ان يتباكى ويتحازن۔

تکلف سے "وجد" طلب طاری کرنا اسکی ایک قسم ہے تو مذموم ہے کہ جس میں دکھاوے (ریا) کا ارادہ کیا جائے اور اس کی ایک قسم محمود (اچھی) ہے کہ جس کو شریفانہ حالات کے چاہنے ان کے اکتساب اور حصول کا حیلہ سازی سے ذریعہ بنایا جائے کیونکہ انسانی کسب کو شریفانہ حالات کے حصول میں ایک طرح دخل ہوتاہے اسی لئے حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے تلاوت قرآن کے وقت جس شخص کو رونانہ آئے اسے حکم دیا کہ وہ رونے اور غمگیں ہونے کی صورت بنائے۔

سیدی عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ، القدسی ندیہ میں فرماتے ہیں :

لاشک ان التواجد وھو تکلف الوجد واظهاره من غير ان يكون له وجد حقيقة فيه تشبه باهل الوجد الحقيقى وهو جائز بل مطلوب شرعا قال رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم ؂۲۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ "تواجد " بناوٹ اور تکلف سے وجد لانا اور اس کا اظہار کرنا ہے بغیر اس کے کہ اسے حقیقی طو رپر حالت وجد ہو، پس اس میں جو حقیقۃ اہل وجد ہیں ان سے تشبہ ہے۔ اور یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ شرعا مطلوب ہے (کیا تمھیں معلوم نہیں کہ) آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوسم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔

فتاوٰی علامہ خیر رملی استاذ صاحب درمختار علیہما رحمۃ الغفار میں ہے :

اماالرقص ففيه للفقهاء كلام منهم من منعه ومنهم من لم يمنع حيث وجد لذة الشهوة وغلب عليه الوجد واستدلوا بما وقع لجعفر بن

ابی طالب لما قال له علیه الصلٰوۃ والسلام اشبهت خلقی وخلقی فی لفظ جعفر اشبه الناس بی خلقا وخلقا فحجل ای مشی علی رجل واحدة وفی روایة رقص من لذة هذا الخطاب ولم ینکر علیه صلی الله تعالٰی علیه وسلم رقصه وجعل ذٰلک اصلا لجواز رقص الصوفیة عند مایجدونه من لذة المواجید فی مجالس الذکر والسماع وفی التتارخانیة مایدل علی جوازه للمغلوب الذی حرکاته کحرکات المرتعش وبهذا افتی البلقینی وبرهان الدین الابناسی وبمثله اجاب بعض ائمة الحنفیه والمالکیة وکل ذٰلک اذاخصلت النیة وکانوا صادقین فی الوجد مغلوبین فی القیام والحرکة عند شدة الهمام والشیٔ قدیتصف تارة بالحلال وتارة بالحرام باختلاف القصد والمرام وبتقریر جمیع ماقالوه یطول الکلام۔

رہا رقص تو اس میں فقہائے کرام کا کلام (اختلاف) ہے پس بعض ائمہ نے تو اس سے منع فرمایا لیکن بعض نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ جہاں شہوۃ کی لذت پائے اور اس پر وجہ غالب ہو تو (جائز ہے) اور انھوں نے اس واقعہ سے استدلال کیا کہ حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے جب حضرت جعفر بن ابی طالب سے ارشاد فرمایا: تم صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ آئیں ہیں : جعفر سب لوگوں سے صورت وسیرت میں میرے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہے (یہ سن کر) حضرت جعفر ایک پاؤں پر چلے یعنی رقص کیا۔ اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت جعفر اس خطاب کی لذت اور سرور سے ناچنے لگے، اس کے باوجود حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے ان کے رقص کرنے پر انکار نہیں فرمایا۔ پس اس کو صوفیائے کرام نے رقص کرنے کے جواز پر دلیل ٹھہرایا گیا ہے جبکہ مجالس ذکر اور سماع میں صوفیائے کرام وجد کی لذت محسوس کریں۔ فتاوٰی تتارخانیہ میں کچھ ایسا کلام ہے جو اس کے جواز پر دلالت کرتاہے ان مغلوب الحال لوگوں کے لئے کہ جن کی حرکات رعشہ والے مریض کی حرکات جیسی ہوں (رعشہ ایک مرض ہے جس میں غیر اختیاری طور پر ہاتھ کانپتے رہتے ہیں) چنانچہ علامہ عینی اور برہان الدین ابناسی نے یہی فتوی دیا ہے اور بعض حنفی اور مالکی ائمہ کرام نے اسی کے مطابق فتوی دیا ہے۔ یہ سب کچھ جائز ہے بشرطیکہ ایسا کرنے والوں کی نیت خالص ہو اور حالت وجد میں سچے ہوں اور قیام وحرکت شدت حیرت اور وارفتگی

کی وجہ سے مغلوب ہوں (اور نیم دیوانہ ہو) اور حقیقت یہ ہے کہ ایک ہی چیز ارادے اور مقصد کے اعتبار سے کبھی حلال اور کبھی حرام سے متصف ہوسکتی ہے اور جو کچھ (اس باب میں) اہل علم نے ارشاد فرمایا اس سب کی تقریر باعث طول کلام ہے۔

نہایہ ابن اثیرہ مجمع البحار میں ہے :

قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لزید انت مولٰینا فحجل الحجل ان یرفع رجلا ویقفز علی الاخرٰی من الفرح زادف النھایة وقد یکون بالرجلین الاانہ قفز۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت زید سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے "مولٰی" ہو۔ تو حضرت زید خوشی اور مسرت، سے ناچنے لگے اس طور پر کہ ایک پاؤں اٹھاتے اور دوسرے پا ناچتے اور نہایہ (ابن اثیر) میں اتنا زیادہ ہے کبھی یہ دوپاؤں سے ہوتاہے مگر یہ وہ کودے۔

چلانا بھی اگر بے اختیاری سے ہو تو مثل وجد کسی طرح زید حکم نہیں آسکتا، اور اگر ریا سے ہے تو نماز بھی حرام ہے۔ اور اگر کوئی نیت فاسدہ نہیں مگر وہاں کسی مریض یانائم کو تکلیف یا نمازی یاذاکر یا مشتغل عالم کی تشویش ہو تو ممنوع ہے امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں ہے وقت نماز میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کرنے والوں کو جہر قرآن سے منع فرمایا اور اگر تمام مفاسد سے پاک ہو تو کوئی حرج نہیں۔

علامہ ابن عابدین شامی منہوات شفاء العلیل میں نورا لعین فی اصلاح جامع الفصولین علامہ ابن کمال وزیرکا فتوٰی نقل فرماتے ہیں:۔

مافی التواجد ان حققت من حرج ولا التمایل ان اخلصت من بأس فقمت تسعی علی رجل وحق لمن دعاوہ لاہ ان یسعی علی الرأس الرخصة فیما ذکر من الاوضاع عند الذکر والسماع للعارفین الصارفین اوفاتھم الی احسن الاعمال السالکین المالکین لضبط انفسھم عن قبائح الاحوال فھم لا یستمعون الامن الالہ ولایشتاقون اللہ ان ذکروہ ناحوا وان وجدوہ صاحوا اذا وجد علیہم الوجد فمنھم من طرقتہ طوارق الھیبة فخروذاب ومنھم برقت لہ بوارق اللطف فتحرک وطاب ھذا ماعن لی فی الجواب واللہ تعالٰی اعلم بالصواب۔

وجد کی صورت اختیار کرنے میں کچھ حرج نہیں بشرطیکہ محقق اور ثابت ہوجائے، جھومنے اور لڑکھڑانے میں بھی کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ خالص ہو، اگر تو ایک پاؤں پر دوڑے اورناچ کرے تو یہ اس کے لئے حق ہے کہ جس کو اپنا مولٰی بلائے کہ وہ اپنے سر کے بل دوڑ لگائے۔ اور جن اوضاع (انواع اقسام) میں یہ ذکر کیا گیا کہ ذکر اور سماع کے وقت ان کی اجازت (رخصت) سے وہ ان خداشناس لوگوں کے لئے ہے جو اپنے اوقات کو اچھے کاموں میں صرف کرتے ہیں اور راہ خدا وندی پر چلنے والے ہیں مذموم حالات سے اپنے نفس کو قابورکھنے کی دسترس رکھتے ہیں (یعنی بری حرکات سے انھیں روک سکتے ہیں) پھر وہ اللہ تعالٰی کے سواکچھ نہیں سنتے، اور وہ صرف اس کا اشتیاق رکھتے ہیں اگر اس کا ذکر کریں تو یہ آہ وزاری کرتے ہیں اوراگر اسے پائیں تو چیخیں چلائیں جبکہ ان پر وجد طاری ہوجائے پھر ان میں کوئی وہ ہے کہ جس کو مصائب ہیبت دستک دیں تو وہ گر کر پگھل جائے، اور کوئی وہ ہے کہ جس کے لیے لطف وکرم کی بجلیاں چمکیں تو وہ متحرک ہوکر خوش وخرم ہوجائے اس جواب میں مجھ پر یہی کچھ ظاہر ہوا، اور راہ صواب کو سب سے زیادہ اللہ تعالٰی ہی جانتاہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف)



کھر المعبد علی اعتقاد حزب المردود

از-خلیفہ و مظہر اعلی حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی خان قادری رضی المولیٰ عنہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

۱) ابوالاعلی مودودی کی تحریک حکومت الہیہ اور جماعت اسلامی کیسی جماعت ہے۔ اور اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

۲) اس کے قائم کردہ بیت المال میں زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

المستفتی: سید نیاز احمد قادری رضوی فتحپوری غفرلہ۔ ناظم علی جماعت مبارکہ اہلِ سنت، غفار منزل افتخارآباد کانپور۔

الجواب الھم ھدایۃ الحق والصواب :

ابوالعلی مودودی کی تحریک حکومت الہیہ اور اس کی جماعت اسلامیہ کوئی نئی تحریک نہیں بلکہ وہابیت کے معلم اوّل محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تحریک نجدیت اور وہابیت کے معلّم ثانی اسمٰعیل دہلوی کی تحریک وہابیت ہے۔ مودودی نے یہ دیکھ کر کہ عام طور پر مسلمانانِ اہل سنت بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نجدیت و وہابیت سے متنفر و بیزار اور اس کی خباثتوں ضلالتوں سے خبر دار ہو چکے ہیں۔ انھیں معتقدات نجدیہ و عقائدِ وہابیہ کو نئے عنوانات اور جدید تعبیرات میں بھولے بھالے سیدھے سادھے سُنّی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے تحریکِ حکومت الہیہ اور جماعت اسلامیہ کے نام سے پیش کیا ہے۔ اسکی کتابوں میں غیر مقلدیت و نجدیت وہابیت کے اعتقادات کفریہ بکثرت بھرے پڑے ہوئے ہیں۔ حتّٰی کہ "پیغام حق" کی اشاعت خاص میں سید محمد شاہ ایم۔اے نے ظفر منزل تاجپورہ لاہور سے مودودی کا جو مضمون "قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں" شائع کیا ہے اس کے دیباچے صفحہ ۵ پر لکھتا ہے:

ا) "قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں" مولانا کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ شرک کے رد اور توحید کی تائید میں حضرت مولانا اسمعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان سے زیادہ سائنٹیفک اور بہتر کتاب اب تک

میرے دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ مولانا ابو الا علی مودودی نے شرک کے استیصال اور توحید کی حمایت و توضیح میں یہ کتاب لکھ کر اسلامی دنیا پر ایک عظیم الشان احسان کیا ہے۔ جس چیز کو مولانا شاہ اسمعیل شہید نے ایک طرح بیان کیا تھا۔ اُسی کو مولانا نے اپنے مخصوص انداز اور بلکل انوکھے انداز سے بیان کرکے مبلغین اسلام کی صف میں اپنے لئے ایک ممتاز مقام بنالیا ہے۔"

اس عبارت سے صاف طور پر واضح و آشکار ہو گیا کہ امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی اپنی کتاب "تقویۃ الایمان" کے ذریعے سے جن عقائدِ کفر و ضلال کو نہایت بھدے اور بھونڈے الفاظ میں لوگوں کے اندر پھیلانا چاہتا تھا انھیں گندے اور نجس اعتقادات کو چکنے چپڑے، دلفریب کلمات میں مودودی اپنی نام نہاد جماعت اسلامی و تحریک حکومت الہیہ کے ذریعے سے پھیلانا چاہتا ہے۔ چنانچہ مودودی نے اپنے رسالہ "دینیات" صفحہ ۹۵ میں غیر مقلدوں کو بھی حق پر بتایا۔

۲)۔ اپنے رسالہ "دستور جماعت اسلامی" کے صفحہ ۲ پر صاف لکھا:

"خدا کی سلطنت میں سب بے اختیار رعیت ہیں۔ خواہ وہ فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء۔"

اقول حضراتِ انبیاء و ملائیکہ علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ عز وجل نے اپنے کرم سے جو اختیارات اپنی سلطنت میں عطا فرمائے ہیں اُن کا انکار قرآن پاک کی تکذیب ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

اَغْنٰىهُمُ الله وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

یعنی اللہ اور اس کے رسول نے اُن کو اپنے فضل سے دولتمند کر دیا۔

وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ الله وَ رَسُوْلُهٗۙ- وَ قَالُوْا حَسْبُنَا الله سَیُؤْتِیْنَا الله مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ- اِنَّاۤ اِلَى الله رٰغِبُوْنَ۠

یعنی اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا۔ اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔ اب دیتا ہے ہم کو اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے ہمیں اللہ کی طرف رغبت ہے۔

وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً

یعنی اور اللہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے۔

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْراً

یعنی پھر اُن کی قسم جو کاموں کی تدبیر کریں۔

۳) اسی کے صفحہ ۴ پر جاہل و عالم ہر ایک انسان کو حکم دیا کہ:

"جو خیال یا عقیدہ یا طریقہ کتاب و سنت کے مطابق ہو اُسے اختیار کرے جو اس کے خلاف ہو اسے ترک کر دے اور جو مسئلہ بھی حل طلب ہو اُسے حل کرنے کے لئے اسی سر چشمۂ ہدایت کی طرف رجوع کرے۔ یعنی ہر ایک شخص جس خیال جس عقیدے کو اپنی سمجھ اور اپنے خیال میں کتاب و سنت کے خلاف سمجھے اسے چھوڑ دے اور اپنی سمجھ اپنی علم کے مطابق جس مسئلہ کا جو حکم قرآن و حدیث سے سمجھے بس اسی پر عمل کرے۔ "

اقول: ہر خاص و عام عالم و عامی کو یہ حکم دینا کہ وہ خود ہی اپنی اپنی سمجھ کے مطابق براہ راست بلا واسطہ قرآن و حدیث ہی سے احکام شریعہ حاصل کرے۔ اور حقانی علمائے اہل سنت حاملان شریعت سے بے نیاز ہو جائے یہ بھی قرآن عظیم کی تکذیب ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَۙ

یعنی اے لوگوں علم والوں سے پوچھو اگر تم علم نہیں رکھتے ہو۔

۴) اپنے رسالہ "قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں" کے صفحہ ۱۰ و ۱۱ پر لکھا:

"اگر میں پیاس کی حالت میں یا بیماری میں خادم یا ڈاکٹر کو پکارنے کے بجائے کسی ولی یا دیوتا کو پکارتا ہوں تو یہ ضرور اس کو الہ (یعنی معبود) بنانا اور اس سے دعا مانگنا ہے"۔

اقول: جو مسلمان اللہ عز وجل کے محبوبان کرام علی سیدہم و علیہم الصلاۃ والسلام کو مظہر عون الٰہی و جارحۂ قدرتِ خداوندی مانتے ہوئے اپنی مصیبتوں حاجتوں میں اُن کو پکار تے ہیں، ان سب کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ان کو الہ یعنی معبود بناتے ہیں، تمام اُمتِ مرحومہ کو کافر و مشرک بنانا ہے۔ اور شفا شریف صفحہ ۲۴۷ میں فرمایا:

"یعنی ہم قطعی طور پر ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسا کلمہ کہے جس سے تمام امت کو گمراہ کرنے کی طرف راہ نکلے۔"

اپنے رسالہ "حقیقت اسلام" کے آخری صفحہ پر لکھا:

"اگر آپ اپنی خیر چاہتے ہیں تو ان جتھوں کو توڑیے۔ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیے۔اور ایک امت بن جایئے۔خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کی بنا پر اہلِ حدیث حنفی دیوبندی بریلوی شیعہ سُنّی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں۔ یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اللہ نے صرف ایک امت مسلم بنائی تھی"۔

اقول: اجماع امت و قیاس مجتہدین کے دلیل شرعی ہونے کا انکار کرنے والے وہابیہ غیر مقلدین اللہ عز وجل کی تکذیب اس کے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے دیوبندیہ قرآن پاک کو ناقص ماننے والے رافضیہ کو مسلمان کہنے والا شرعاً خود کافر مرتد ہے۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

اس عبارت میں صاف صاف تمام مسلمان کہلانے والے مرتد فرقوں دیوبندی رافضی غیر مقلد وغیرہم کو مسلمان بتا دیا اس قسم کی عبارت سے متعلق مفصل شرعی بحث تو انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عنقریب ایک مفصل شرعی فتوے مسمّٰی بنام تاریخ "قہر معبودی بر اعتقاد مبطل مودودی" (۲۲ ھ ۱۳) میں کی جائے گی۔ لیکن مختصر طور پر ان کلمات سے یہ بات تو روشن ہو گئی کہ مودودی کی یہ تحریک درحقیقت وہی نجدیت و وہابیت و صلح کلیت کی تحریک ہے۔ لہٰذا اس میں شرکت اسکی اعانت شرعا حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَنَٰجَيۡتُمۡ فَلَا تَتَنَٰجَوۡاْ بِٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِ وَمَعۡصِيَتِ ٱلرَّسُولِ وَتَنَٰجَوۡاْ بِٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِيٓ إِلَيۡهِ تُحۡشَرُونَ ۝

یعنی اے ایمان والو جب تم آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی پر مشورت نہ کرو۔اور نیکی اور پرہیزگاری پر مشروت کرو۔ اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

سنی مسلمانوں پر شرعاً فرض ہے کہ اس تحریک کے جلسوں میں شامل ہونے سے قطعاً پرہیز کریں جس طرح وہابیوں دیوبندیوں وغیرہم مرتدوں بدمذہبوں کے جلسوں میں شرکت سے اجتناب فرض ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

یعنی اور جو کہیں شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔

اس تحریک کے قائم کردہ بیت المال میں زکوۃ دینا حرام ہے۔ اس میں زکوۃ دینے سے زکوۃ کا فرض ادا نہ ہوگا۔

قال اللہ تعالیٰ:

فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ۬- وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَۙ

یعنی تو اب ان مالوں کو خرچ کریں گے۔ پھر وہ اُن پر پچھتاوا ہونگے۔ پھر مغلوب کر دیئے جائیں گے۔ اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا۔

جس سُنّی مسلمان کو مودودی کے ان اقوال کفر و ضلال کا شرعی رد و ابطال علی وجہ الکمال ملاحظہ کرنا منظور ہو وہ حضور پر نور مرشد برحق امام اہلِ سنت مجدد اعظم دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضلِ بریلوی مولانا شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف مقدسہ "تمحید ایمان با آیات قرآن" و "کشف ضلال دیوبند" و "رد الرفضہ والنہی الا کید عن الصلاۃ و راعدی التقلید" و "الکو کبتہ الشہابیہ علی کُفریات ابی الوہابیہ" کی طرف رجوع لائے۔یا کتاب مستطاب "تجانب اہل السنّۃ عن اہل الفتنہ" کا مطالعہ کرے۔ فانہ یجدھا باذن رب الجلیل تسقی الغلیل وتشفی العلیل و تھدی الضلیل۔ اور مسلمان کہلانے والے جملہ مرتد فرقوں کا اُمتِ

مسلمہ سے خارج اور کافر و مرتد ہونا کتاب مستطاب "تجانب اہل السنّۃ عن اہل الفتنہ" میں بکثرت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا و آلہ الصلاۃ و التحیۃ سے ٹھیک دوپہر کے آفتاب سے بھی زائد روشن طور پر واضح و لائح کر دیا ہے۔ فلوجه ربنا الکریم الحمد و علی حبیبه و آله الصلاة والسلام فمن شاء فلیراجه و بالله التوفیق۔

مختصراً یہ کہ کلمہ پڑھنے والے منکرین ضروریاتِ دین کو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اُمتِ مسلمہ میں داخل ماننے والا قرآن عظیم کا منکر اور اللہ سبحنہ وتعالیٰ کا مکذب ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ

یعنی بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ

یعنی اور بےشک ضرور اُنہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے۔

و قال اللہ تعالیٰ:

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۔

یعنی اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

و قال اللہ تعالیٰ:

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ۝

یعنی جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بےشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک یقیناً تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بےشک یقیناً منافق جھوٹے ہیں۔

والله و رسوله اعلم جل جلاله و صلی الله علیه علی وآله وسلم۔

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ و لابویہ واہلیہ و اخوانہ و احبابہ ربہ المولی العزیز القوی ساکن محلہ بھورے خان پیلی بھیت یوم السبت ثامن الشہر مبارک المنیف الربیع۔

☆☆☆☆☆☆

رد مجرم لیگ و صلحکیت

از: حضور حافظ ملت محدث مرادآبادی رضی المولیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے ملت و مفتیان اہل سنت مسئلہ ہذا میں کہ تقریباً کئی سال سے ہندوستان میں مسلم لیگ کا بہت زور و شور ہے۔ جس میں ملک کے انہیں لیڈروں کا جتھا ہے جو کچھ عرصہ قبل یہ لوگ یا تو خلافت کمیٹی کے ممبر تھے یا کانگریس کے دم بھرنے والے، جب عوام اکثر و بیشتر ان سے متنفر و بدظن ہو گئے۔ تو اب وہی ہیں جو مسلم لیگ کے نام سے رونما ہوئے ہیں۔ صرف عنوان و نام کا فرق ہے۔ باقی انکے اغراض و مقاصد وہی ہیں جو پہلے تھے۔ (آزادی و اتفاق) مگر آج مسلم لیگ کی ظاہری پالیسی یہی ہے کہ وہ کہنے کو تو ہندوؤں سے علیحدہ ہے مگر لیگی لیڈروں کی تحریروں سے یہ بات ظاہر ہے کہ آج بھی یہ لوگ ملکی سیاسی ترقی کو ہندو و مسلم اتحاد میں مضمر جانتے ہیں۔ اور پھر مسٹر جناح صدر مسلم لیگ کا وجود خصوصیت سے قابل غور ہے کہ جس طرح کانگریس کا صدر ہندویت پرست معاند اسلام اسی طرح یہ نصاری پرست دشمن اہلسنت جو یوروپین تہذیب کا دلدادہ ہے اور عمر کا اکثر حصہ لندن میں گزارا جس کو نسلا ہندو مذہباً رافضی بتایا جاتا ہے جس نے ہندوستان آ کر ادعائے اسلام و تحفظ حقوق کی آڑ لیکر ہر مذہب و ملت کو اتفاق و اتحاد کا سبب دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں سے ہمدردی کا یوں اظہار کیا چونکہ کانگریس جو مسلمانوں کے در پے آزار ہے اور حقوق دینا نہیں چاہتی ہے۔ اس لئے اس کے مقابلے میں تمام مسلمانو کو ایک ہو جانا چاہیے۔ اور مسلم لیگ کا ممبر بن کر ایک جھنڈے کے نیچے آ جانا چاہیے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ نیز لیگ کے اغراض و مقاصد میں یہ داخل ہے۔

(الف) ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کی

اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی موثر اور مکمل حفاظت کی جائے۔

(ب) ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق اور مفاد کی ترقی اور حفاظت کرنا۔

علیہ ما علیہ زید کا خیال ہے کہ ضرورت وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے تمام کلمہ گو کو ایک ہو جانا چاہئے۔خواہ وہ کسی مذہب کا ہو اور بکر یہ کہتا ہے کہ جب شریعت مطہرہ نے اہل بدعت اور اہل ہوا سے اتفاق و اتحاد کو ناجائز و ممنوع فرمایا تو پھر وہ تمام بہتر فرقے جن میں اہل ہوا اور اہل بدعت ہی نہیں بلکہ اکثر و بیشتر منافقین و مرتدین شامل ہیں ان سے اتحاد واتفاق کیوں درست ہوگا۔ اہل ندوہ کے اقوال بھی اسی قسم کے تھے کہ کسی کی تکفیر جائز نہیں۔ تمام کلمہ گو حق پر ہیں۔ جملہ مدعیان اسلام خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں سب متفق ہو جائیں مگر علمائے حرمین طیبین نے ان کو گمراہ خارج از اسلام بتایا۔ ان کے ساتھ مجالست و موافقت کو قطعا حرام بیان کیا۔ان پر کفر کے فتوے دیئے۔ لہذا علمائے اہلسنت ان چند باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر جانبدارانہ بحکم شرع جواب عنایت فرمائیں۔

۱) یہ جماعت مسلم لیگ کیسی ہے کیا ان سے ہم اہلسنت کا اتفاق و اتحاد شرعاً جائز ہے اور لیڈروں کا رہنما ہونا درست؟

۲) لیگ کی حمایت کرنی اس میں چندہ دینا اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا کیسا؟

۳) ان کے اقوال و احوال سے ان کی گمراہی ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

٤) جب کہ ہنود بر سر پیکار اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، تو موجودہ صورت میں شریعت مطہرہ یہ اجازت دیتی ہے کہ تمام کلمہ گو جن میں رافضی ، خارجی ، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، خاکساری سب ہی ہیں۔ اہلسنت کو ان سے متفق و متحد ہو جانا چاہیے؟

٥) کیا ایسی صورت میں مصلحت وقت یہ اجازت دیتی ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان ولا تواکلوھم ولا تشاربھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم کو پس پشت ڈال دیا جائے؟

٦) جو شخص اپنے کو سنی کہتا ہو اور پھر مسٹر جناح کو رافضی بلکہ نیچری جانتے ہوئے اپنا پیشوا

مانے اور قائد اعظم لکھے اور اسکی حمایت کرے مبلغ بن کر لوگوں کو اس کی طرف ترغیب دلائے ۔ وہ کیا ہے؟ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

۷) زید و بکر میں سے اپنے اپنے قول میں کون حق پر ہے؟ بینوا وتوجروا.

نوٹ : علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ بعد مطالعہ استفتاء ہذا کا جواب ملفوف بیرنگ فقیر کے نام روانہ فرمائیں۔

فقیر شمس الھدی قادری

آستانہ عالیہ قادریہ بیت الانوار شہر گیا۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب:

اللہ عز وجل نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد و اتفاق کی تعلیم دی۔ تمام مسلمانوں کو ایک زنجیر اور ہر فرد مسلم کو اسکی ایک ایک کڑی قرار دیا اورفرمایا آیت۔

وَٱعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواْ

ترجمہ سب متفق ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو آپس میں تفرقہ نہ کرو۔

مسلمانوں میں علاقہ مؤدت و رشتۂ اخوت قائم کر کے آپس میں اتفاق و صلح کا حکم فرمایا۔ آیت:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ

ترجمہ: سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں پس آپس میں صلح کرو۔

مسلمانوں کو آپس کے نفاق و شقاق سے بڑے زور کے ساتھ منع فرمایا آپس کی نا اتفاقی کے نقصانات پر سخت تنبیہ کی فرمایا آیت:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

ترجمہ آپس میں نزاع جھگڑا نہ کرو ورنہ تمھاری ہوا خیزی ہو جائے گی۔

قرآن مجید کی ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی صلاح وفلاح انکی بھلائی و بہبودی آپس کے اتفاق میں منحصر ہے۔ لہذا مسلمانوں کو اپنی بقا کیلئے آپس میں اتفاق و اتحاد رکھنا ضروری ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ جس طرح اللہ تعالی نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد و اتفاق کا حکم دیا اور نا اتفاقی سے منع فرمایا ہے اسکے نقصانات

بیان فرمائے اسی طرح کفار ومشرکین و دشمنان دین سے نفرت وعلیحدگی کا حکم دیا ان سے میل جول مودت وموالات حرام کی آیت:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ ”اے ایمان والوں مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ “

بددینوں اور غیرمسلموں کا اپنا راز دار بنانے سے منع فرمایا اسکی خرابیاں اور نقصانات بھی ظاہر فرمادیے۔آیت:

دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّواْ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ ٱلْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَٰهِهِمْ وَمَا تُخْفِى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ

ترجمہ ”اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری ایذا رسانی میں کمی نہ کرینگے تمہارا مصیبت میں مبتلا ہونا انکی دلی تمنا ہے دشمنی تو ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی اور جو عداوت انکے سینوں میں چھپی ہے وہ بہت بڑی ہے۔

قرآن مجید کے اس فرمان کے بعد مومن کی شان نہیں کہ کفار و بددینوں کو اپنا راز دار بنائے ان سے صلاح و فلاح کی امید رکھے پھر ان آیات میں کسی خاص قسم کے کافر کی تخصیص نہیں بلکہ ہر کافر کا یہی حکم ہے کافر خواہ سیاہ ہو یا سفید کھلا ہو یا چھپا یا چوٹی والا ہویا داڑھی والا سب کا حکم ایک ہی ہے قرآن مجید نے سب کو مسلمانوں کا دشمن فرمایا ہے۔ آیت:

إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا

ترجمہ : بے شک تمام کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں

یعنی خواہ کھلے ہوں یا چھپے، کالے ہوں یا گورے ہر کافر مسلمانوں کا بڑا دشمن ہے۔ قرآن مجید کے ان ارشادات عالیہ کی روشنی میں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کا حکم بالکل ظاہر ہے کانگریس میں تو بالکل کھلے کفار ومشرکین ہیں جن سے حذر و اجتناب پرہیز و گریز ہر مسلمان پر فرض عین لازم و ضروری ہے اس حکم قرآنی کے خلاف ان سے ملکر مسلمانوں کو جو تلخ تجربے ہوئے ہندوستان کے در و دیوار شاہد ہیں۔۲۱، ۲۲ کی لہر میں جولوگ ان احکام قرآنی کی مخالفت کرتے تھے اور ہندو و مسلم اتحاد کے حامی تھے آج سترہ اٹھارہ برس تجربہ کرنے کے بعد وہ بھی یہی

کہہ رہے ہیں جو اس وقت علمائے اہلسنت انکو حکم قرآنی سناتے تھے لہذا کانگریس کی شرکت کے ناجائز وحرام ہونے پر تو آیات قرآن کی شہادت کے ساتھ تجربے بھی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ انکے پاس تک نہ جاؤ مگر مسلم لیگ کی شرکت کا ضرور نقصان ابھی مسلمانوں پر مخفی ہے اسکے متعلق ابھی جانی و مالی نقصانی تجربے نہیں ہوئے اسلئے اسکی طرف مائل ہیں مگر یاد رکھو کہ مسلمانوں کی صلاح وفلاح کیلئے اللہ و رسول کا حکم کافی ہے۔ ان کا فرمان ہوتے ہوئے مسلمانوں کو کسی تجربہ کی ضرورت نہیں کیونکہ تجربہ غلط ہوسکتا ہے آزمائشیں جھوٹی ہوسکتی ہیں مگر حکم الہی میں کذب کا احتمال نہیں جب اللہ عزوجل نے ہر کافر کی شرکت و موالات سے منع فرما دیا خواہ چھپا ہو یا کھلا چوٹی والا ہو یا داڑھی والا یا دونوں صاف خواہ اپنے کو مسلمان کہتا ہو یا نہ کہتا ہو تو مسلمانوں کی کسی جماعت کی شرکت کیلئے صرف اتنا ہی دیکھ لینا ہے کہ اس کے ارکان و عناصر میں کوئی کافر تو نہیں ہے اگر ہے تو یقینا اسکی شرکت بحکم قرآن حرام اور ضرور حرام ہے اس سے بچنا فرض اور اشد ضروری ہے۔ لہذا مسلم لیگ کی شرکت کے متعلق ہمیں صرف یہ پرکھنا ہے کہ اس کے ارکان و عناصر میں سب مسلمان ہی ہیں یا اس پردۂ اسلامی میں کفار بھی ہیں اگر واقعی سب مسلمان ہی ہیں تو قرآنی حکم کے مطابق ان سے مودت وموالات کرنا رشتۂ اخوت قائم رکھنا ہرطرح انکی شرکت کرنا ضروری ہے۔اور اگر اسکے بعض عناصر مسلمان نہیں اگرچہ وہ دعوی اسلام کرتے ہوں تو اس صورت میں بحکم قرآن مسلمانوں کو مسلم لیگ سے پرہیز و گریز ضروری اور اسکی شرکت حرام و ناجائز۔

مسلمانوں پیارے بھائیوں! اسلام صرف اس کا نام نہیں ہے کہ اپنے کو مسلمان کہہ دے بلکہ مسلمان ہونے کے لئے تمام ضروریات دین پر ایمان رکھنا ضروری ہے کسی ایک ضروری کا انکار بھی کفر ہے شرح عقائد میں ہے:

الایمان هو تصديق النبي بالقلب في جميع ماعلم بالضرورة مجيه من عند الله تعالى ولاقرار به

ترجمہ: ایمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے تصدیق کرنا ہے ان تمام اشیاء میں جن کا لانا منجانب اللہ بالضرورت معلوم ہے اور ان کا اقرار کرنا لہذا جس نے ضروریات دین میں سے کسی

ایک چیز کا بھی انکار کیا وہ مومن نہ رہا اگر چہ باقی سب کو مانتا ہو اقرار کرتا ہو۔ایمان کے اس معیار سے مسلم لیگ کے عناصر کو جانچو جو مسلم لیگ کے نزدیک ہر ایک مدعی اسلام مسلمان ہے اگر چہ وہ کتنا ہی ضروریات دین کا منکر ہو کیونکہ مسلم لیگ کے نزدیک قادیانی ، رافضی ، نیچری ، وہابی، دیوبندی، خاکساری سب مسلمان ہیں یہ تمام مدعیان اسلام کاغذی مسلمان مسلم لیگ میں شریک ہیں ۔ مرزا قادیانی دجال کو نبی ماننے والے آیت قرآنی کے منکر یقینا کافر ہیں۔

رافضی قرآن مجید کو ناقص و ناتمام مانتے ہیں آیت قرآنی کے منکر ہیں باوجود اسکے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بالاعلان گالیاں دینا اپنا ایمانی حق جتاتے ہیں جسکی طلب کیلئے ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے جیل جارہے ہیں۔ نیچری فرشتوں کے عذاب قبر کے، جنت و دوزخ کے بہت سے ضروریات دین کے منکر ہیں ۔ وہابیوں دیوبندیوں نے اللہ کے رسول کی شان میں سخت گستاخیاں کی ہیں خاکساروں کے وہ گندے عقیدے کہ الاماں الحفیظ ان کے نزدیک اسلام صرف سلطنت حاصل کرنا ہے اور انگریز اعلی درجہ کے مسلمان اور آخرت میں نجات و فلاح پانے والے ہیں اس وقت رسول کی اطاعت سے مراد امیر جماعت کی اطاعت بتاتے ہیں اس قسم کے گندے اقوال خاکسار جماعت کے سردار عنایت اللہ مشرقی نے اپنی کتاب تذکرہ میں لکھ کر شائع کئے ہیں خاکساروں کے ان عقائد پر مصر، بیت المقدس ، ہندوستان کے مشاہیر علماء کرام نے کفر کا فتوی دیا ہے جس کی تفصیل مومن گزٹ وغیرہ اخبارات میں آ چکی ہے مگر باوجود اسکے لیگی لیڈر اسکی حمایت کر رہے ہیں۔ الاماں وغیرہ اخبارات جو مسلم لیگ کے ترجمان ہیں۔ بڑی چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ ہائے بلا پوچھے بغیر دریافت کئے عنایت اللہ مشرقی خاکسار جماعت کے پیشوا کو کافر کہہ دیا۔ یہ صرف اس لئے کہ خاکسار اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور لیگ میں داخل ہیں لہذا معلوم ہوا کہ لیگ کے بعض عناصر و بعض ارکان اپنے کفریات ہی کی بنا پر اسلام سے خارج ہیں لیکن مسلم لیگ کے نزدیک وہ بڑے پکے مسلمان ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے نمائندے ہیں مگر کسی کے نزدیک مسلمان ہونا تو کوئی چیز نہیں انکی شرکت کیلئے انکو نمائندہ بنانے کیلئے انکا واقعی میں

مسلمان ہونا ضروری ہے اور واقعی میں وہ اسلام سے کوسوں دور تو پھر وہ مسلمانوں کے نمائندے کس طرح ہو سکتے ہیں ؟ لہذا باوجود اس عنصر کے مسلم لیگ کی شرکت بحکم قرآن نا جائز و حرام ہے۔ مسلمانوں! آنکھیں کھولو آگاہ ہوجاؤ اپنے دین و مذہب کو سنبھال لو۔ حکومت سے مذہبی حقوق کا مطالبہ چہ معنی دارد یہ غدار لیڈروں کی چالبازی ہے۔ مسلمان اپنے فرائض مذہبی میں آزاد تھے حکومت کو مداخلت فی الدین کا قطعا حق نہ تھا یہ غدار لیڈر اس بہانے سے مذہبی آزادی کو مسلمانوں سے چھیننا چاہتے ہیں مذہب اسلام اور احکام دین پر حکومت کرنا چاہتے ہیں مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کا مذہب لیڈروں کی رائے کے تابع ہو جائے جو لیڈر حکم دیا کریں وہی مسلمان کیا کریں اس کے سوا کچھ نہ کر سکیں یہ لیڈران خلاف مذہب اسلام جو چاہیں حکم نافذ کریں مسلمانوں پر اس کی پابندی عائد ہو بزورِ حکومت ان سے منوائیں ابھی ابھی ان لیڈروں نے خلع بل پاس کرا لیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر دو برس سے بے خبر ہو جائے یا اس کو دو برس کی جیل ہو جائے یا زوجین میں کشیدگی ہو وغیرہ وغیرہ ان صورتوں میں عورت حکومت سے اجازت لیکر دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ لیڈران مسلمانوں کو یہ مذہبی حقوق دلاتے ہیں یا آزادی حاصل کراتے ہیں مسلمانوں کیا یہ دین سے آزادی اسلام سے بے قیدی نہیں ہے؟ کہو ہے اور ضرور ہے اور یہی ان لیڈروں کا منشاء ہے ان عیاروں چالبازوں کا ظاہر قول بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اسی پر بھولے بھالے مسلمان پھنستے ہیں۔ مسلم لیگ کے مقاصد میں سے ایک مقصد مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق قائم کرنا ہے یعنی قادیانی، رافضی، نیچری سنی وغیرہ کی جو تفرقہ ہے وہ اڑا دیا جائے کوئی کتنے ہی ضروریات دین کا منکر ہو خدا و رسول کی شان میں گستاخی کرے اس سے متحد ہو جاؤ ہر ایک فرقہ سے رشتۂ اخوت ایمانی قائم کرو یہ تو وہی ندوہ ہے جس فتنہ کا علماء اہلسنت نے بڑے زور سے رد بلیغ کیا اس کے کفریات ظاہر کر کے مسلمانوں کو باخبر کیا آج بھی بحمداللہ تعالی علماء حقانی مسلم لیگ کے فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ فرمارہے ہیں تقریرا تحریرا رد کررہے ہیں حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا مولوی محمد حشمت علی خان صاحب لکھنوی مدظلہ کا نہایت مبسوط ومدلل فتوی مسمیٰ احکام

نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ شائع ہوا ہے۔ حضرت مولانا مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ مارہرہ شریف ضلع ایٹا کا نہایت مدلل فتوی مسمیٰ مسلم لیگ کی ذرین بخیہ دری شائع ہوا ہے۔ حضرت مولانا ابو النصر شاہ سراج الھدی صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بیت الانوار گیوال بگھا شہر گیا، کا نہایت بہترین و مدلل فتوی مسمیٰ سراج ھدایت علی وجہ النہایت شائع ہوا۔ مسلمانان اہلسنت ان فتووں کا مطالہ کریں۔ احکام الہی پر عمل کریں ٹھوکریں کھانے ، پریشان ہونے تجربہ کرنے کی مسلمان کو ضرورت نہیں۔ مسلمان کی شان تو یہ ہے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر سر جھکائے ، اس کے مقابلہ میں سلطنت پر بھی لات ماردے۔ بادشاہت بھی ملے تو ٹھکرادے۔ کسی دنیوی لالچ میں نہ آئے۔ پیارے سنی بھائیو! اللہ عز وجل تمہاری اعانت و مدد فرمائے۔ تمھیں دشمنوں کے شروفساد سے بچائے ہر حال میں تمہاری حمایت و حفاظت فرمائے۔ تم آپس میں متفق ومتحد رہو۔ اپنی طاقت پیدا کرو۔ اپنی قوت بڑھاؤ۔ مذہب حق، صراط مستقیم کے پابند رہو۔ علمائے اہلسنت جو احکام الہی فرمان مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) بیان فرمائیں ان پر عمل کرو۔ دنیا کے فتنے اٹھتے رہتے ہیں ان سے نہ ڈرو نہ دبو نہ گھبراؤ اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھو۔ وکفی باللہ وکیلا۔ بفضلہ تعالی اسی سے لیگ کے متعلق تمام سوالات حل ہو گئے مگر مزید تسہیل کے لئے نمبروار جوابات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مسلم لیگ مسلم نما غداروں کی ایک مخلوط جماعت ہے جس میں بعض مرتدین بھی برابر کے شریک ہیں لہذا اہلسنت کو لیگ کی شرکت اور ایسے غداروں کو پیشوا بنانا ہر گز درست نہیں۔

۲- لیگ کی کسی قسم کی حمایت واعانت اس کا ممبر بنا اس میں چندہ دینا وغیرہ جائز نہیں۔

۳۔ لیگی لیڈران کے اقوال و احوال سے انکی گمراہی یقینا ثابت ہے۔

٤- ہنود کو بر سر پیکار ہونے کی طاقت انہی غدار لیڈروں اور بد دین مرتدوں سے پہنچی ہے۔ ان سے ملنے کا انجام ہنود کو قوت پہنچانا اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

۵۔ شریعت مطہرہ کے خلاف مصلحت وقت سمجھنا شیطانی فریب ہے۔ شریعت مطہرہ عین مصلحت ہے۔ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہماری مصلحت کوئی نہیں جان سکتا۔

٦۔ کسی بد دین کوخواہ و مسٹر جناح ہو اپنا پیشوا ماننے والا اسکی حمایت کرنے والا بد دین و گمراہ ہے۔

زید کا خیال فاسد اور قول باطل ہے۔ بکر کا قول حق اور قابل عمل ہے۔

واللہ تعالی اعلم و علمہ اتم و احکم

عبدالعزیز

صدر مدرس مدرسہ اہلسنت مصباح العلوم

مبارک پور ضلع اعظم گڑھ یوپی

☆☆☆☆☆☆

اللہ رسول کو ملانا روح ایمان ہے

از:- مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ

ایمان:

یہ لفظ امن سے بنا ہے اس کے معنی ہیں ، امن دینا۔یہ خدا تعالیٰ کی بھی صفت ہے اسی لیے اس کا نام پاک مومن بھی ہے یعنی اپنے بندوں کو اپنے قہر و عذاب سے امن دینے والا اور بندے کی بھی صفت ہے، اسی لیے مسلمانوں کو قرآن کریم نے مومن فرمایا، یعنی اچھے عقیدے اختیار کر کے اپنے رب کے عذاب سے امن دینے والا ، شریعت میں ان عقیدوں کا نام ایمان ہے جن کو اختیار کرنے سے انسان کفر سے بچ جاتا ہے، اور مومنوں کی جماعت میں آجاتا ہے۔

جان ایمان:

دنیا کی چیزوں میں ایک ڈھانچہ ہوتا ہے اور ایک روح اور روح کے بغیر ڈھانچہ کی کوئی قیمت نہیں، جسمِ انسانی میں جب تک روح ہے تب تک دو قسم کے اکرام کا مستحق ہے، اعلی غذائیں ، عمدہ لباس، بہترین مکانات ، امیری وزیری، سلطنت روح والے جسم کے لیے ہیں روح نکلتے ہی بجز زمین میں دفن کر دیئے جانے کے اور کسی کام کا نہیں، درخت میں جب تک زندگی ہے تب تک اس میں سبزی پھل پھول سب کچھ ہے، ختم ہوتے ہی چولھے کا ایندھن ہے، بلب، ٹیوبیں، پنکھے وغیرہ تمام ساز و سامان پاور آجانے پر کار آمد ہیں بغیر پاور بالکل بے کار ہیں، اسی طرح روزہ نماز ، حج ، زکوۃ، بلکہ ایمان ان سب کا ایک ڈھانچہ ہے، اور ایک روح جاندار عبادات وایمان کی بارگاہ الہی میں قدر و قیمت ہے، بے جان ایمان وغیرہ کی نہ کوئی قدر ہے نہ قیمت۔

خیال رکھو کہ کلمہ پڑھنا اور ایمان مجمل و مفصل کو مان لینا ایمان کا ڈھانچہ ہے جانِ ایمان ایک اور صرف ایک چیز ہے اور وہ ہے نبوت کو الوہیت سے اور نبی کو اللہ سے ملانا ، جہاں اللہ اور رسول میں جدائی کی انسان کافر ہوا اور جہاں اللہ کو رسول سے ملایا مومن ہوگیا۔

قرآن کریم کا فتوی ملاحظہ ہو:

وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُواْ بَيْنَ ٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُواْ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا أُوْلَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی اور اس کے رسولوں میں فرق وجدائی کردیں اور کہتے ہیں ہم بعض پرایمان لائیں گے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ اختیار کریں، یہ لوگ پکے کافر ہیں، اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

بفتوائے قرآن کریم ثابت ہوا کہ اللہ رسول میں جدائی سمجھنا کفر ہے تو لامحالہ اللہ رسول کو ملانا ایمان ہوا

میں اپنی حیاتی تھے قربان تھیواں

احد نال احمد ملیندے گزر گئی۔

اس کا مطلب نہ تو یہ ہے کہ رسول کو خدا مان لیا جائے اور نہ یہ کہ رب کو رسول تصور کر لیا جائے اللہ اللہ ہے نبی نبی ہے، بلکہ ملانے کا مطلب بطور تمثیل یوں سمجھو کہ نوٹ میں کاغذ بھی ہے اور شاہی مہر بھی، مہر کاغذ نہیں کاغذ مہر نہیں مگر مہر کاغذ سے ایسی ملی ہوئی ہے کہ اگر کاغذ سے الگ ہو جائے تو کاغذ بے قیمت ہو جائے ، لیمپ کی چمنی ہری ہے تو چمنی کا رنگ بتی کے نور سے ایسا ملا ہوا کہ گھر کے جس کونے میں بتی کا نور ہے وہاں چمنی کا رنگ ہے ایسا کوئی گوشہ نہیں مل سکتا جہاں بتی کا نور تو ہومگر چمنی کا رنگ نہ ہو قرآن کریم فرماتا ہے:

مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ

اس آیت کریمہ کی چند تفسیریں ہیں، جن میں سے ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ توحید الہی گویا نور ہے اور ذات پاک محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم گویا زجاجہ یعنی چمنی ہے۔ بھلا غور توکرو کلمہ طیبہ ہے تو توحید مگر اس میں توحید کے بعد حضور صلی اللہ علی علیہ سلم کی رسالت کا بھی ذکر ہے اور ترتیب ذکر یوں ہے کہ اول جزو لا الٰہ الا اللہ میں اللہ کا ذکر پیچھے ہے اور جز ودوم یعنی محمد الرسول اللہ میں حضور کا نام پہلے ہے۔ نہ تو جزو اول میں اللہ لا الٰہ الا ھو اور نہ جزو دوم یعنی رسول اللہ محمد میں حضور کا نام محمد بعد میں ہے تاکہ حضور کا نام اللہ کے نام سے ملا رہے جب اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ

وسلم کے نام میں لفظ تک کی جدائی منظور نہ فرمائی تو اور جگہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں تفریق اور جدائی کیوں کر پسند فرمائے گا۔قرآن کریم میں بہت جگہ اپنے نام کو حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ملایا، چنانچہ فرماتا ہے:

واطيعوالله واطيعو الرسول

فرمانبرداری کرو اللہ اور اس کے رسول کی۔

ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما

جو فرمانبرداری کرے اللہ اور اس کے رسول کی
وہ بڑا کامیاب گیا۔

والله ورسوله احق ان يرضوه

اللہ رسول زیادہ حقدار ہے کہ انہیں راضی کریں۔

اغناهم الله و رسوله من فضله

اللہ رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله و رسوله ويرى الله عملكم ورسوله

جو اپنے گھر سے نکل پڑا اللہ رسول کی طرف ہجرت کر کے اللہ رسول تمہارے اعمال دیکھیں گے۔

لا تقدموا بين يدي الله ورسوله

اللہ رسول سے آگے نہ بڑھو۔

فاامنوا بالله ورسوله

اللہ رسول پر ایمان لاؤ

ولو انهم رضوا بما اتاهم الله

اگر وہ اس پر راضی ہوئیں، جو انہیں اللہ رسول نے دیا۔

وقالو سيوتينا الله من فضله و رسوله

اور کہا انہوں نے کہ ہم کو اللہ رسول اپنے فضل سے اور دیں گے۔

اذ تقول للذي انعم الله عليه وانعمت عليه

جب آپ کہتے تھے اسی سے جس پر اللہ نے اور آپ نے انعام کیا۔

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے شاعر خاص حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ

فرماتے ہیں، ضم الاله اسم النبی باسمه اذ قال في الخمس الموذن اشهدوا یعنی اللہ تعالی نے اپنی نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے نماز پنجگانہ کی تکبیر اور اذان کہہ کر دیکھ لو کہ موذن اورمکبر اشهد ان لا اله الاالله کہتے ہی اشهد ان محمد الرسول الله کہتا ہے۔

خیال رہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ وہ خوش نصیب نعت گو صحابی ہیں جن کے ایک ایک شعر پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جھوم جھوم کر دعائیں دی ہیں ، ان کے اشعار بارگاہ نبوت صلی اللہ تعالی علیہ سلم سے قبولیت بلکہ داد حاصل کر چکے ہیں ، ذرا اسلامیات میں غور کروتو معلوم ہوگا کہ رب تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنے فرائض سے اسی طرح ملایا ہے کہ کوئی عبادت سنتوں سے خالی نہیں ، نماز پنجگانہ میں ظہر کے چار فرض ، آس پاس کی سنتیں چھ، نماز مغرب میں فرض تین اورسنتیں نفل چار، وغیرہ پھر فرض پڑھنے لگو تو سبحانک اللهم پڑھنا سنت اعوذ بالله ، بسم الله پڑھنا سنت پھر تلاوتِ قرآن کریم فرض ہے رکوع سجدہ فرض، ان کی تسبیحیں سنت، روزہ رمضان فرض، سحری ، افطار، تراویح سنت۔

اپنی زندگی کو دیکھ لو بچے کے پیدا ہوتے ہی کان میں اذان دینا سنت عقیقہ سنت ، ختنہ سنت ، بچے کی پرورش بالغ ہونے کے بعد فرائض ذمے ہوتے ہیں، اس وقت تک ہم سنت کے سائے میں ہی پرورش پاتے ہیں، جیسے کہ روزی کمانا کھانا، نکاح، بیوی کی پرورش سب سنت ہی ہیں ، مرتے وقت مرنے والے کو کلمہ پڑھانا سنت ، اسے کعبہ رو کرنا سنت ، بعد موت کفن کے تین یا پانچ کپڑے سنت غسل اور دفن کے طریقے سنت ، غرضیکہ ہر جگہ فرض سنتوں سے ملے ہی ہوئے ہیں ، اسی لیے ہمارا نام اہلِ فرض، اہل واجب ، اہلِ مستحاب نہیں ، بلکہ اہلِ سنت ہے، یعنی زندگی بھر سنت کے سائے میں جینے والے اور قیامت میں سنت والے کے سائے میں رہنے والے بہرحال روحِ ایمان اللہ رسول کو ملانا ہے۔ شیطان اور صدہا قسم کے کفار اللہ کی ذات و صفات فرشتے، جنت، دوزخ سب کو جانتے ہیں،

مگر پھر کافر کے کافر۔ کیوں اس لئے کہ اللہ رسول کو ملاتے نہیں۔

(اسلام کی چار اصولی اصطلاحیں)

☆☆☆☆☆☆

پھر یہ ہوا کہ تیور شدت بدل گیا

از- محقق عصر رئیس التحریر علامہ مفتی محمد فاران رضا صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

تاریخ اسلام کو غائر النظری سے مطالعہ کرنے کے بعد روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ باغیان اسلام نے جب بھی آلات شیطانی سے شبیہہ اسلام کو مسخ کرنے کی ناپاک و ناکام کوشش کی ہے تب سیف من سیوف اللہ کے مصداق کوئی نہ کوئی بندۂ خدا شاتمان اسلام کی گردنوں پر رعدو برق بن کر گرجتا، کڑکتا رہا ہے۔

تخم نجد وہابیت ، دیوبندیت، غیر مقلدیت وغیر ہم سے اس دور پر آشوب میں کون نا آشنا ہے۔ یوں تو ان شاتمان نبی کا رد بہت سے علمائے اہلسنت نے فرمایا، مگر بالاستیعاب ان فرقہائے باطلہ کا رد اور ان کے ناپاک چہروں سے عبادات و ریاضات کا پردہ ہٹا کر ان کا حقیقی رخ ، رخ ابلیس عوام اہل سنت کے سامنے پیش کرنے میں مجدد اعظم دین و ملت آیت من آیات اللہ ،معجزت من معجزات رسول اللہ سرکار اعلی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی کی ذات بابرکت نمایاں نظر آتی ہے۔یہی سبب ہے کہ ان فرقہائے باطلہ کے سب وشتم، تشنیع و طعن کا دائرہ آپ اور آپ کے خلفاء کے گرد گھومتا رہا ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ جب بھی کسی فرقۂ باطلہ کا تحریرا یا تقریرا رد کیاگیا تو سامعین و قارئین میں تین گروہ ہوئے۔ کچھ نے بالکلیہ پسند کرتے ہوئے عمل کیا تو کچھ نے بالکلیہ انکار کرتے ہوئے بے دخل کیا وہیں تیسرے نے دورنگی اپناتے ہوئے نہ تو عمل کیا نہ بالکلیہ بے دخل کیا بلکہ صیغۂ رد کے اسم فاعل و مفعول دونوں کی تصحیح کرتے ہوئے کچھ یوں کہنا شروع کیا کہ........ بات تو غلط ہے مگر رد ایسا نہیں کرنا چاہئے، یہ نہیں کہنا چاہئے، وہ نہیں کہنا چاہئے۔ اسی قسم ثالث کو صلح کل سے موسوم کیا گیا۔

یوں تو ان نفاق صفت صلح کلیوں کا وجود ہر دور میں رہا ہے۔ نباضان قوم نے انہیں افراد کو اعداء حقیقی سے زیادہ مہلک و مضر قرار دیا تو شعراء کی شاعری کا اچھا خاصہ حصہ اسی موضوع کے نذر ہوا، مگر جب مذہب و مسلک میں بھی ان

افراد نے انداز صلح کلیت اختیار کیا پھر تو یہ کچھ زیادہ ہی مہلک و مضر ثابت ہوئے۔ شیطان معلون اغوائے نفوس انسانی کے لئے کیا کم تھا جو نوع انسانی میں بھی شیاطین نظر آنے لگے۔ غضب تو اس وقت ہوا جب بظاہر لبادہ علم و عمل اوڑھ کر صلحکلیت کی الٹی چھری سے مذہب و مسلک کو ذبح کرنے کی کوشش کی گئی پھر تو محبان قوم و ملت نے بلاواسطہ اسی موضوع کو موضوعِ سخن بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کتاب مستطاب " تجانب اھل سنت عن اھل الفتنۃ " میں ایک مستقل باب "باب صلحکلیت" کے نام سے موسوم فرمایا۔ جس میں ہر قسم صلحکلیت کو مفصل بیان کرتے ہوئے ان کے ہر حیلۂ شیطانی کا خوب رد فرمایا۔

من شاء فلیرا جعہ۔

مگر چونکہ شیطان معلون بھی نت نئے بہانے تراش کر اپنی اولادوں کی تعلیم میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتا لہذا وہی پرانے شکاری نیا جال یوں بچھاتے ہیں کہ: " ارے ہر وہابی کو کافر تھوڑی کہہ سکتے ہیں" ان کے اس جال کو مکڑی کے جال کی طرح ریزہ ریزہ کرتے ہوئے حضور پرنور اعلی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

"اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلہم اللہ تعالی کے وہ عقائد رکھتے ہیں انہیں امام و پیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقینا اجماعا خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے یونہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے........ اور اگر اس سے بھی خالی ہے ایسے عقائد والوں کو اگرچہ اس کے پیشوایان طائفہ ہوں صاف صاف کافر مانتا ہے (اگرچہ بدمذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریات لزومیہ کا آئے گا کہ ان کے طوائف ضالہ کے عقائد باطلہ میں بکثرت ہیں......... اور اگر کچھ نہ ہو تو تقلید ائمہ کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہنا ان حضرات کا مشہور و معروف عقیدہ ضلالت ہے یوں ہی معاملات انبیاء و اولیاء و اموات و احیاء کے متعلق صدہا باتوں میں ادنی، ادنی بات ممنوع یا مکروہ بلکہ مباحات و مستحبات پر جابجا حکم شرک لگا دینا خاص اصل الاصول وہابیت ہے جن سے ان

کے دفاتر بھرے پڑے ہیں کیا یہ امور مخفی و مستور ہیں، کیا ان کی کتابوں، زبانوں، رسالوں، بیانوں میں کچھ کمی کے ساتھ مذکور ہیں، کیا ہر سنی عالم و عامی اس سے آگاہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو موحد اور مسلمان کو معاذ اللہ مشرک کہتے ہیں آج سے نہیں شروع سے ان کا خلاصۂ اعتقاد یہی ہے کہ جو وہابی نہ ہو سب مشرک، ردالمختار میں اسی گروہ وہابیہ کے بیان میں ہے:

اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون

پھر یہ عقائد باطلہ و مقالات ذائغہ جب ان حضرات کے اصول مذہب ہیں تو کسی وہابی صاحب کا ان سے خالی ہونا کیونکر معقول؟ یہ ایسا ہوگا جس طرح کچھ روافض کو کہا جائے تبرا و تفضیل سے پاک ہیں، اور بالفرض تسلیم بھی کرلیں کہ کوئی وہابی صاحب کسی جگہ کسی مصلحت سے ان تمام عقائد مردودہ و اقوال مطرودہ سے تحاشی بھی کریں بفرض غلط فی الواقع ان سے خالی ہوں تو یہ کیوں کر متصور کہ انکے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے، مصنف، مؤلف، واعظ مکلب ،نجدی ، دہلوی، بنگالی، بھوپالی وغیر ہم جن کے کلام میں ان اباطیل کی تصریحات ہیں یہ صاحب ان سب کے کفریا اقل درجہ لزوم کفر کا اقرار کریں۔ کیا دنیا میں کوئی وہابی ایسا نکلے گا کہ اپنے اگلے پچھلوں پیشواؤں ہم مذہبوں سب کے کفرو لزوم کفر کا مقر ہو۔ اور جتنے احکام باطلہ سے کتاب التوحید تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و تنویر العینین و تصانیف بھوپالی و سورج گڑھی و بٹالوی وغیر ہم میں مسلمانوں پر حکم شرک لگایا جو معاذ اللہ خدا اور رسول و انبیاء و ملائکہ سب تک پہنچا ان سب کو کفر کہہ دے حاشاللہ ہرگز نہیں، بلکہ قطعاً انہیں اچھا جانتے امام و پیشوا صلحائے علماء مانتے اور ان کے کلمات و اقوال کو بامعنی و مقبول سمجھتے اور ان پر رضا رکھتے ہیں اور کفریات بکنایا کفریات پر راضی ہونا برا نہ جاننا ان کے لئے معنی صحیح ماننا سب کا ایک حکم ہے .... تو دنیا کے پردے پر کوئی وہابی ایسا نہ ہو گا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہو۔"

پرانچے اڑادیئے ہیں صلح کلیان زمانہ کے، اب اگر اس کے بعد بھی کوئی حیلہ و بہانہ باقی رہ گیا ہو تو پیش کرو۔ فأتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔

صلح کلیوں کی Policy کے نشانے پر ہمیشہ اہل حق کا وہ طبقہ خاص مرکوز رہا ہے جنہوں نے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی راہ نور و نجاح پر نہ جانے کتنے گم گشتگانِ راہ کو گامزن کردیا۔ فرمان مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء ستفترق امتی علی ثلثۃ و سبیعین فرقۃ کے پیش نظر جوں جوں فرقہائے ناریہ نمودار ہوتے رہے معدان صلح کلیت میں افراد صلح کل کی تعداد بھی روز افزوں ہوتی رہی۔ انہیں صلح کلیوں کے مونھوں پر حجارت من سجیل کی ضرورت قاہرہ کے لئے فقیر کے جد اصغر غازیٔ اہل سنت محبوب العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قدس سرہ نے"اربعین شدت"(۱۳۵۷ ھ) تصنیف فرمائی ، جس کی افادیت و اہمیت کا اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج علماء اس کتاب کو مقام استدلال میں پیش کر رہے ہیں۔

حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ابتدائی تعلیم اپنے برادرِ اکبر مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ سے حاصل کی۔ جیسا کہ سوانح شیر بیشہ سنت میں خود فرماتے ہیں:

"میں نے بھی میزان، منشعب، صرف میر حضرت (یعنی حضور شیر بیشۂ اہل سنت) ہی سے پڑھیں۔"

پھر مدرسہ حزب الاحناف لاہور سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ریاست پٹیالہ کے مفتی مقرر ہوئے۔مسلمانان ریاست کے دینی و دنیوی تمام امور میں آپ ہی کے فتاوی کے مطابق کورٹ سے فیصلے صادر ہوتے۔ یہ حقوق ریاست کے راجہ کی جانب سے آپ کو دیئے گئے تھے۔

مگر افسوس کہ ہزار ہا مسائل پر مشتمل آپ کے فتاوی جات کا وہ علمی سرمایہ حوادثات زمانہ کے نذر ہو کر نایاب ہوگیا پھر بھی متعدد مقامات سے شدہ شدہ ملنے والے آپ کے فتووں کا مجموعہ انشاء اللہ تعالی بہت جلد منظر عام پر ہوگا۔

تقسیم ہند کے ہوش رُبا واقعہ میں جہاں غیر منقسم ہندوستان کے اندر مصائب و آلام کے سیلاب نمودار ہوئے وہیں علمائے حق، سلوک حق میں بہت سے امتحانات سے نبرد آزما ہوئے۔ تو فوج رضویت کے اس عظیم سالار کو نیرنگ تقدیر

نے پٹیالہ چھوڑ نے پر مجبور کر دیا۔ جس کے اسباب و علل میں سے ایک سبب یا علت اس شہر کا سرحد کے دامن میں واقع ہونا بھی تھا۔ بعدہ حضور محبوب ملت چند ماہ شہر کانپور میں قیام پذیر رہے۔ پھر بمبئ تشریف لے گئے۔کون جانتا تھا کہ افق رضویت کے اس ماہتاب کو اس شہر میں ہمیشہ کے لئے غروب ہونا ہے۔ ویسے تو آسمان رضویت کے اس آفتاب سے ایک عالم منور ہوا مگر بمبئ کے تحفظ سنیت میں آپ کا کردار کلیدی درجہ رکھتا ہے۔ بلکہ آپ سے صرف نگاہ کرکے بمبئ کی سنیت کا تذکرہ حقیقت کے ساتھ نا انصافی اور تاریخ کو منھ چڑھانے کا مترادف ہوگا۔

سنی بڑی مسجد مدنپورہ پر وہابیت کب کی قابض ہو چکی ہوتی اگر اس کی حفاظت و امامت پر غازی اہلسنت حضور محبوب ملت کی ذات بابرکات مامور نہ ہوتی۔دین کی بے باک خدمت، سنیت کی بے لوث حفاظت اور دشمنان خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم پر بے لومتہ لائم شدت ہی تو تھی کہ تقریبا ڈیڑھ سال سے زائد جیل میں نظر بند رہے، وہابیت دیوبندیت اس قتل کیس میں جہاں یا پولیس المدد ، یا امراء الغیاث کے نعرے بلند کر رہی تھی وہیں دیوبند سے لے کر سہارنپور تک تمام ابنائے دیو آگ نمرود میں پھونک مار رہے تھے مگر واہ رے مجاہد تیرے جہاد کو سلام ذرہ برابر بھی تو تیور میں فرق نہ آیا بلکہ دیکھنے والوں نے اس وقت چراغ عشق کی لو کو اپنے عروج پر پایا۔

ناساز گار وقت کے تیور کو دیکھ کر

ہم نے چراغ عزم کی لو کو بڑھا دیا

انہوں نے کسی دنیاوی طاقت سے مرعوب ہو کر لچکنا سیکھا ہی کہاں تھا جو آمریت کے رعب میں آتے۔ یہ تو دیوبندی کے دارالافتا کا انوکھا وطیرہ رہا ہے کہ یا رسول اللہ المدد کہنے پر شرک کا فتویٰ اور یا پولیس المدد ، یا امراء مشکلکشاء کا جابجا نعرہ، پھر حکومت سعود سے تو ان کے پرکھوں نے مانگا ہے سہارا۔ اسی جانب سیدنا اعلی حضرت قدس سرہ العزیز کا ایک شعر کرتا ہے اشارہ۔

حاکم حکیم داد دو دوا دیں یہ کچھ نہ دیں؟

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

حضور محبوب ملت نے آہنی سلاخوں کے پیچھے بھی اپنا تبلیغی کام جاری رکھا۔ اور اس دوران دو کتابیں "کرامات صحابہ" و "کرامات سادات و آل اطہار" تصنیف فرمائیں۔ آپ نے تقریباً ستر سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں:

(۱): خصائص ابوحنیفہ

(۲): تلامیذ ابوحنیفہ

(۳): مطالعہ تہذیب دیوبندیہ

(٤): بخشائش عزیزاں

(٥): تفسیر حدیث لولاک

(٦): نور کی تفسیر

(۷): اربعین شدت

(۸): دلائل خلافت راشدہ

(۹): الصوارم المحمدیہ علی کفرۃ المرزائیۃ الدیوبندیہ

(۱۰) : برق خداوندی ردبے دینی وہابی دیوبندی

(۱۱) : تاریخ اعیان وہابیہ

(۱۲) : تواریخ مجددین حزب وہابیہ

(۱۳) : دیوبندی ترجموں کا آپریشن

(١٤): مودودی صاحب کا الٹا مذہب (حصہ اول و دوم)

(١٥): مودودی تحریک کی جلی خصوصیات

(١٦): قہر معبودی بر جسارت مودودی

(١٧): فضائل شب برأت

(١٨): فضائل ماہ رمضان مع مسائل صیام

(١٩): وہابیہ کے آئینہ خط و خال عرف غیر مقلدیت اپنے وہابی آئینے میں

(٢٠): کل وہابیہ ہند سے ستر سوالات

(٢١): نجوم شہابیہ برتزویر اصحاب وہابیہ

(٢٢): تکفیری افسانے کے تجزیئے (حصہ اول و دوم)

(٢٣): اسلامی قانون تجارت

(٢٤): اولیائے کرام کی نذر و نیاز

(٢٥): الاقوال اللا معہ با حاکم تجویز الفاتحہ

(٢٦): سبیل و بعام نذر و نیاز حسین

(۲۷): دعائے ثانی کا ثبوت

(۲۸): مرأت حسن بے مثال

(۲۹): العذاب الباس علی راس الیاس

(۳۰): تبلیغی جماعت کیا ہے اور کیا چاہتی ہے

(۳۱): کرامات صحابہ کرام

(۳۲): کرامات سادات و آل اطہار

(۳۳): سوانح شیر بیشۂ سنت

(۳۴): ابن عبدالوھاب کی کہانی

(۳۵): ثبوت ہلال کے چند طرق

(۳۶): سیوف پیر بگلوئے مانعین باب یا دستگیر

(۳۷): سل الحسام علی الظلام

(۳۸): الرجم برائے اقوال ایڈیٹرالنجم

(۳۹): کھرا کھری کا مباحثہ

(۴۰): قبائح حفظ الایمان و المھندی

(۴۱): تھانوی کے حمایتی پر شرعی فتویٰ

(۴۲): تحقیق واقعیت المھند

(۴۳): فضل و اعزاز امیر معاویہ

(۴۴): بوارق الھیہ

(۴۵): تنویر الایقان الحجج الکلام فی قرأت خلف الامام

(۴۶): فضائل سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۴۷): ترجمہ جامع مسانید امام اعظم

(۴۸): خطبات محبوب ملت (عربی) مکمل ۴۸/خطابات پر مشتمل

(۴۹): قدر و منزلت تقلید

(۵۰): فضائل مدینۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دعا ہے کہ مولی تبارک و تعالی ہمارے قلوب کو الحب فی اللہ البغض فی اللہ کے جلوؤں سے معمور فرمائے۔آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلیم

سگ بارگاہ مشاہد
فقیر محمد فاران رضاحشمتی، نائب صدالمدرسین
الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ۔

☆☆☆☆☆☆

پیغام حافظ ملت

احکام الہی پر عمل کریں ٹھوکریں کھانے ، پریشان ہونے تجربہ کرنے کی مسلمان کو ضرورت نہیں ۔ مسلمان کی شان تو یہ ہے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر سر جھکائے ، اس کے مقابلہ میں سلطنت پر بھی لات ماردے۔ بادشاہت بھی ملے تو ٹھکرادے۔ کسی دنیوی لالچ میں نہ آئے۔ پیارے سنی بھائیو! اللہ عز وجل تمہاری اعانت و مدد فرمائے۔ تمھیں دشمنوں کے شروفساد سے بچائے ہر حال میں تمہاری حمایت و حفاظت فرمائے۔ تم آپس میں متفق ومتحد رہو۔ اپنی طاقت پیدا کرو۔ اپنی قوت بڑھاؤ۔ مذہب حق، سراط مستقیم کے پابند رہو۔ علمائے اہلسنت جو احکام الہی فرمان مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) بیان فرمائیں ان پر عمل کرو۔ دنیا کے فتنے اٹھتے رہتے ہیں ان سے نہ ڈرو نہ دبو نہ گھبراؤ اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھو۔ وکفی باللہ وکیلا۔

مدیر: عبید حشمت علی

تزئین کار: محمد سہیل رضا حشمتی